محمد رفیق چودھری

اسلام اور ’غامدیت‘......ایک تقابل

ٹی وی کے دانشور جناب جاوید احمد غامدی صاحب (بی اے آنرز، فلسفہ) کے نظریات دین اسلام کے مسلمہ، متفقہ اور اجماعی عقائد و اَعمال سے کس قدر مختلف ہیں اور اُن کی راہ اُمت ِمسلمہ اور علماے اسلام سے کتنی الگ اور جداگانہ ہے، اسے اچھی طرح سمجھنے کے لئے ذیل میں اُن کی تحریروں پر مبنی ایک تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے جس کے مطالعے سے آپ خود یہ فیصلہ فرما سکتے ہیں کہ علماے اسلام اور غامدی صاحب میں سے کون حق پر ہوسکتا ہے؟

جائزہ میں سب سے پہلے قرآنِ کریم، پھر سنت ِنبویؐ اور مصادرِ دین سے متعلقہ دیگر اُمور وغیرہ کی ترتیب پیش نظر رکھی گئی ہے:

غامدی صاحب کے عقائد ونظریات	متفقہ اسلامی عقائد واعمال
① قرآن کی صرف ایک ہی قراءت درست ہے۔ باقی سب قراءتیں عجم کا فتنہ ہیں۔	① قرآن مجید کی سات یا دس (سبعہ یا عشرہ) قراءتیں متواتر اور صحیح ہیں۔

① (الف) ’’قرآن صرف وہی ہے جو مصحف میں ثبت ہے اور جسے مغرب [مراکش، الجزائر، لیبیا، تیونس، سوڈان وغیرہ] کے چند علاقوں کو چھوڑ کر پوری دنیا میں اُمت ِمسلمہ کی عظیم اکثریت اس وقت تلاوت کررہی ہے۔ یہ تلاوت جس قراءت کے مطابق کی جاتی ہے، اس کے سوا کوئی دوسری قراءت نہ قرآن ہے اور نہ اسے قرآن کی حیثیت سے پیش کیا جاسکتا ہے۔‘‘ (میزان: ص ۲۵، ۲۶، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء لاہور)

(ب) ’’یہ بالکل قطعی ہے کہ قرآن کی ایک ہی قراءت ہے۔ اس کے علاوہ سب قراءتیں فتنۂ عجم کے باقیات ہیں۔‘‘ (میزان: ص ۳۲، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

② قرآن کا ایک نام 'میزان' بھی ہے۔	② 'میزان' قرآن کے ناموں میں سے کوئی نام نہیں ہے۔
③ قرآن کی متشابہ آیات کا بھی ایک واضح اور قطعی مفہوم سمجھا جاسکتا ہے۔	③ قرآن کی متشابہ آیات کا واضح اور قطعی تفصیلی مفہوم متعین نہیں کیا جاسکتا۔
④ سورۂ نصر مکی ہے۔	④ سورۂ نصر مدنی ہے۔
⑤ قرآن میں 'اصحاب الاخدود' سے مراد دورِنبویؐ کے قریش کے فراعنہ ہیں۔	⑤ اصحاب الاخدود کا واقعہ بعثت ِنبویؐ سے بہت پہلے زمانے کا ہے۔

---

② (الف) ''قرآن میزان ہے۔'' (اُصول ومبادی:۲۲،۲۳،طبع دوم،فروری ۲۰۰۵ء)

(ب) ''﴿اللهُ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ﴾ (الشوریٰ۴۲:۱۷)''اللہ وہی ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اُتاری یعنی میزان نازل کی ہے۔'' اس آیت میں والمیزان سے پہلے 'و' تفسیر کیلئے ہے۔اسلئے المیزان درحقیقت یہاں 'الکتاب' ہی کا بیان ہے۔''
(میزان:ص۲۲،طبع دوم،اپریل ۲۰۰۲)

③ ''یہ بات ہی صحیح نہیں ہے کہ محکم اور متشابہ کو ہم پورے یقین کے ساتھ ایک دوسرے سے ممیّز نہیں کرسکتے یا متشابہات کا مفہوم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ متشابہات کا مفہوم سمجھنا ممکن نہیں ہے۔'' (میزان:ص۳۴،۳۵،طبع دوم،اپریل ۲۰۰۲ء)

④ ''سورۂ کافرون کے بعد اور لہب سے پہلے اس سورۃ [النصر] کے مقام سے واضح ہے کہ سورۂ کوثر کی طرح یہ بھی، اُمّ القریٰ مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے مرحلہ ہجرت وبراءت میں آپ کے لئے ایک عظیم بشارت کی حیثیت سے نازل ہوئی ہے۔''
(البیان:ص۲۵۲،مطبوعہ ستمبر ۱۹۹۸ء)

⑤ ''یہ ﴿قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ، النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ﴾ (البروج:۴،۵) قریش کے اُن فراعنہ کو جہنم کی وعید ہے جو مسلمانوں کو ایمان سے پھیرنے کے لئے ظلم وستم کا بازار گرم کئے ہوئے تھے۔ اُنہیں بتایا گیا ہے کہ وہ اگر اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو دوزخ کی اس گھاٹی میں پھینک دیئے جائیں گے جو ایندھن سے بھری ہوئی ہے۔''
(البیان:ص۱۵۷،طبع ستمبر ۱۹۹۸ء)

⑥سورۂ لہب میں ابولہب سے مراد قریش کے عام سردار ہیں۔	⑥ابولہب سے نبی کریم ﷺ کا کافر چچا مراد ہے۔
⑦اصحاب الفیل کو پرندوں نے ہلاک نہیں کیا تھا بلکہ وہ قریش کے پتھراؤ اور آندھی سے ہلاک ہوئے تھے۔ پرندے صرف ان کی لاشوں کو کھانے کے لئے آئے تھے۔	⑦اللہ تعالیٰ نے اصحاب الفیل پر ایسے پرندے بھیجے جنہوں نے اُن کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تھا۔
⑧سنت قرآن سے مقدم ہے۔	⑧قرآن سنت سے مقدم ہے۔
⑨سنت صرف افعال کا نام ہے۔ اس کی ابتدا حضرت محمد ﷺ سے نہیں بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوتی ہے۔	⑨سنت میں نبی ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات (خاموش تائیدیں) سب شامل ہیں اور وہ محمد ﷺ سے شروع ہوتی ہے۔

⑥ ''﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ ''ابولہب کے بازو ٹوٹ گئے اور وہ خود بھی ہلاک ہوا'' (تفسیر) ''بازو ٹوٹ گئے'' یعنی اُس کے اعوان و انصار ہلاک ہوئے اور اس کی سیاسی قوت ختم ہو گئی۔'' (البیان: ص ۲۶۰، مطبوعہ ستمبر ۱۹۹۸ء)

⑦ ''اللہ تعالیٰ نے ساف و حاصب کے طوفان سے اُنہیں (اصحاب الفیل کو) اس طرح پامال کیا کہ کوئی اُن کی لاشیں اُٹھانے والا نہ رہا۔ وہ میدان میں پڑی تھیں اور گوشت خور پرندے اُنہیں نوچنے اور کھانے کے لئے، اُن پر جھپٹ رہے تھے...آیت کا مدعا یہ ہے کہ تمہاری (قریش کی) مدافعت اگرچہ ایسی کمزور تھی کہ تم پہاڑوں میں چھپے ہوئے، اُنہیں کنکر پتھر مار رہے تھے، لیکن جب تم نے حوصلہ کیا اور جو کچھ تم کر سکتے تھے، کر ڈالا، تو اللہ نے اپنی سنت کے مطابق تمہاری مدد کی اور ساف و حاصب کا طوفان بھیج کر اپنی ایسی شان دکھائی کہ اُنہیں کھایا ہوا بھوسا بنا دیا۔'' (البیان: تفسیر سورۂ الفیل، ص ۲۴۰، ۲۴۱)

⑧ ''سنت قرآن کے بعد نہیں بلکہ قرآن سے مقدم ہے۔ (میزان: ص ۵۲، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

⑨ (الف) ''سنت کا تعلق تمام تر عملی زندگی سے ہے یعنی وہ چیزیں جو کرنے کی ہیں۔ علمی نوعیت کی کوئی چیز بھی سنت نہیں ہے، اس کا دائرہ کرنے کے کام ہیں۔''

⑩ سنت صرف ستائیس اعمال کا نام ہے۔	⑩ سنتیں سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔
⑪ ثبوت کے اعتبار سے سنت اور قرآن میں کوئی فرق نہیں۔ان دونوں کا ثبوت اجماع اور عملی تواتر سے ہوتا ہے۔	⑪ ثبوت کے اعتبار سے سنت اور قرآن میں واضح فرق ہے۔ سنت کے ثبوت کے لئے تواتر، اجماع شرط نہیں۔

(میزان: ص ۶۵، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

(ب) ''سنت سے ہماری مراد دین ابراہیمی کی وہ روایت ہے جسے نبی ﷺ نے اس کی تجدید و اصلاح کے بعد اور اس میں بعض اضافوں کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں دین کی حیثیت سے جاری فرمایا ہے۔'' (میزان: ص ۱۰، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء، لاہور)

⑩ اس [سنت] کے ذریعے سے جو دین ہمیں ملا ہے، وہ یہ ہے:

① اللہ کا نام لے کر اور دائیں ہاتھ سے کھانا پینا، ② ملاقات کے موقع پر 'السلام علیکم' اور اس کا جواب، ③ چھینک آنے پر 'الحمد للہ' اور اس کے جواب میں 'یرحمک اللہ'، ④ نومولود کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت، ⑤ مونچھیں پست رکھنا، ⑥ زیر ناف کے بال مونڈنا، ⑦ بغل کے بال صاف کرنا، ⑧ لڑکوں کا ختنہ کرنا، ⑨ بڑھے ہوئے ناخن کاٹنا، ⑩ ناک، منہ اور دانتوں کی صفائی، ⑪ استنجا، ⑫ حیض و نفاس میں زن وشو کے تعلق سے اجتناب، ⑬ حیض و نفاس کے بعد غسل، ⑭ غسل جنابت، ⑮ میت کا غسل، ⑯ تجہیز و تکفین، ⑰ تدفین، ⑱ عیدالفطر، ⑲ عیدالاضحیٰ، ⑳ اللہ کا نام لے کر جانوروں کا تذکیہ، ㉑ نکاح وطلاق اور اس کے متعلقات، ㉒ زکوٰۃ اور اس کے متعلقات، ㉓ نماز اور اس کے متعلقات، ㉔ روزہ اور صدقہ فطر، ㉕ اعتکاف، ㉖ قربانی، ㉗ حج وعمرہ اور ان کے متعلقات۔

سنت یہی ہے اور اس کے بارے میں یہ بالکل قطعی ہے کہ ثبوت کے اعتبار سے اس میں اور قرآن مجید میں کوئی فرق نہیں ہے۔'' (میزان، ص ۱۰، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء، لاہور)

⑪ ''سنت یہی ہے اور اس کے بارے میں یہ بالکل قطعی ہے کہ ثبوت کے اعتبار سے اس میں اور قرآن میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ جس طرح صحابہ کے اجماع اور قولی تواتر سے ملا ہے، یہ اسی طرح ان کے اجماع اور عملی تواتر سے ملی ہے اور قرآن ہی کی طرح ہر دور میں اُمت کے اجماع سے ثابت قرار پائی ہے۔'' (میزان: ص ۱۰، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

(۱۲) حدیثِ رسولؐ سے کوئی اسلامی عقیدہ یا عمل ثابت نہیں ہوتا۔	(۱۲) حدیثِ رسولؐ سے بھی اسلامی عقائد اور اعمال ثابت ہوتے ہیں۔
(۱۳) حضور ﷺ نے حدیث کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کے لئے کوئی بھی اہتمام نہیں کیا۔	(۱۳) رسول اللہ ﷺ نے حدیث کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کیلئے بہت اہتمام کیا تھا۔
(۱۴) ابن شہاب زہری کی کوئی روایت بھی قبول نہیں کی جاسکتی، وہ ناقابل اعتبار راوی ہیں۔	(۱۴) امام ابن شہاب زہریؒ روایت حدیث میں ثقہ اور معتبر راوی ہیں اور ان کی روایات قابل قبول ہیں۔
(۱۵) دین کے مصادر قرآن کے علاوہ دین فطرت کے حقائق، سنتِ ابراہیمی اور قدیم صحائف بھی ہیں۔	(۱۵) دین و شریعت کے مصادر و مآخذ قرآن، سنت، اجماع اور اجتہاد ہیں۔

---

(۱۲) ''اس [حدیث] سے دین میں کسی عقیدہ وعمل کا کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔''

(میزان، ص۱۰، ۱۱، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء، اُصول ومبادی: ص ۶۸)

(۱۳) ''نبی ﷺ کے قول وفعل اور تقریر وتصویب کی روایتیں جو زیادہ تر اخبارِ آحاد کے طریقے پر نقل ہوئی ہیں اور جنہیں اصطلاح میں حدیث کہا جاتا ہے۔ان کے بارے میں یہ دو باتیں ایسی واضح ہیں کہ کوئی صاحبِ علم اُنہیں ماننے سے انکار نہیں کرسکتا۔ ایک یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کے لئے کبھی کوئی اہتمام نہیں کیا۔ دوسری یہ کہ ان سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ کبھی علم یقین کے درجے تک نہیں پہنچتا۔''

(میزان: حصہ دوم، ص ۶۸، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء، لاہور)

(۱۴) ''ان [امام ابن شہاب زہریؒ] کی کوئی روایت بھی، بالخصوص اس طرح کے اہم معاملات میں قابل قبول نہیں ہوسکتی۔'' (میزان، ص ۳۱، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

(۱۵) ''قرآن کی دعوت اس کے پیش نظر جن مقدمات سے شروع ہوتی ہے، وہ یہ ہیں:

(۱) دین فطرت کے حقائق، (۲) سنتِ ابراہیمی، (۳) نبیوں کے صحائف''

(میزان، طبع دوم، ص ۴۸، مطبوعہ اپریل ۲۰۰۲ء)

⑯ معروف اور منکر کا تعین انسانی فطرت کرتی ہے۔	⑯ معروف و منکر کا اصل تعین وحی الٰہی سے ہوتا ہے۔
⑰ نبی ﷺ کی وفات کے بعد کسی شخص کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا۔	⑰ جو شخص دین کے بنیادی اُمور یعنی ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے اُسے کافر قرار دیا جاسکتا ہے۔
⑱ عورتیں بھی باجماعت نماز میں امام کی غلطی پر بلند آواز سے 'سبحان اللہ' کہہ سکتی ہیں۔	⑱ امام کی غلطی پر عورتوں کے لئے بلند آواز سے 'سبحان اللہ' کہنا جائز نہیں۔
⑲ زکوٰۃ کا نصاب منصوص اور مقرر نہیں ہے۔	⑲ زکوٰۃ کا نصاب منصوص اور مقرر شدہ ہے۔
⑳ ریاست کسی بھی چیز کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ کرسکتی ہے۔	⑳ اسلامی ریاست کسی چیز یا شخص کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں کرسکتی۔

---

⑯ ''معروف ومنکر وہ باتیں (ہیں) جو انسانی فطرت میں خیر کی حیثیت سے پہچانی جاتی ہیں اور وہ جن سے فطرت ابا کرتی اور اُنہیں برا سمجھتی ہے۔ انسان ابتدا ہی سے معروف و منکر، دونوں کو پورے شعور کے ساتھ بالکل الگ الگ پہچانتا ہے۔

(میزان: ص ۴۹، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

⑰ ''کسی کو کافر قرار دینا ایک قانونی معاملہ ہے۔ پیغمبر اپنے الہامی علم کی بنیاد پر کسی گروہ کی تکفیر کرتا ہے۔ یہ حیثیت اب کسی کو حاصل نہیں۔ (ماہنامہ اشراق: دسمبر ۲۰۰۰ء ص ۵۴، ۵۵)

⑱ ''امام غلطی کرے اور اس پر خود متنبہ نہ ہو تو مقتدی اسے متنبہ کرسکتے ہیں۔ اس کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ سبحان اللہ کہیں گے۔ عورتیں اپنی آواز بلند کرنا پسند نہ کریں تو نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر متنبہ کردیں۔'' (قانونِ عبادات: ص ۸۴، اپریل ۲۰۰۵ء)

⑲، ⑳ ''ریاست اگر چاہے تو حالات کی رعایت سے کسی چیز کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی، اور جن چیزوں سے زکوٰۃ وصول کرے، ان کے لئے عام دستور کے مطابق کوئی نصاب بھی مقرر کرسکتی ہے۔'' (قانونِ عبادات: ص ۱۱۹، طبع اپریل ۲۰۰۵ء)

⑪ بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔	⑪ بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں۔
⑫ اسلام میں موت کی سزا صرف دو جرائم (قتل نفس، فساد فی الارض) پر دی جاسکتی ہے۔	⑫ اسلامی شریعت میں موت کی سزا بہت سے جرائم پر دی جاسکتی ہے۔
⑬ دیت کا قانون وقتی اور عارضی تھا۔	⑬ دیت کا حکم اور قانون ہمیشہ کیلئے ہے۔
⑭ قتل خطا میں دیت کی مقدار تبدیل ہوسکتی ہے۔	⑭ قتل خطا میں دیت کی مقدار تبدیلی نہیں ہوسکتی۔

---

⑪ ''بنی ہاشم کے فقراء و مساکین کی ضرورتیں بھی زکوٰۃ کے اموال سے اب بغیر کسی تردّد کے پوری کی جاسکتی ہیں۔'' (قانون عبادات، ص ۱۱۹، طبع اپریل ۲۰۰۵ء)

⑫ (الف) ''ان دو جرائم [قتل نفس اور فساد فی الارض] کے سوا، فرد ہو یا حکومت، یہ حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کرڈالے۔''

(برہان: ص ۱۴۳، طبع چہارم جون ۲۰۰۶ء)

(ب) ''اللہ تعالیٰ نے پوری صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ان دو جرائم (قتل نفس اور فساد فی الارض) کو چھوڑ کر، فرد ہو یا حکومت، یہ حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کرڈالے۔'' (میزان: ص ۲۸۳، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

⑬ چنانچہ اس (قرآن) نے اس (دیت کے) معاملے میں 'معروف' کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ قرآن کے اس حکم کے مطابق ہر معاشرہ اپنے ہی معروف کا پابند ہے۔ ہمارے معاشرے میں دیت کا کوئی قانون چونکہ پہلے سے موجود نہیں ہے، اس وجہ سے ہمارے اربابِ حل وعقد کو اختیار ہے کہ چاہیں تو عرب کے اس دستور کو برقرار رکھیں اور چاہیں تو اس کی کوئی دوسری صورت تجویز کریں وہ جو صورت بھی اختیار کریں گے، معاشرہ اسے قبول کرلیتا ہے تو ہمارے لئے وہی 'معروف' قرار پائے گی۔

(برہان: ص ۱۸، ۱۹، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

㉖ اب مرتد کی سزائے قتل باقی نہیں ہے۔	㉖ اسلام میں مرتد کے لئے قتل کی سزا ہمیشہ کے لئے ہے۔
㉗ زانی کنوارا ہو یا شادی شدہ دونوں کی سزا صرف سو کوڑے ہے۔	㉗ شادی شدہ زانی کی سزا از روئے سنت سنگساری ہے۔
㉘ چور کا دایاں ہاتھ کاٹنے کی بنیاد قرآنِ کریم میں ہے۔	㉘ چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا صرف سنت سے ثابت ہے۔

㉔،㉕ ''اسلام نے دیت کی کسی خاص مقدار کا ہمیشہ کے لئے تعین نہیں کیا، نہ عورت اور مرد، غلام اور آزاد اور کافر اور مؤمن کی دیتوں میں کسی فرق کی پابندی ہمارے لئے لازم ٹھہرائی ہے۔'' (برہان: ص ۱۸، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

㉖ ''لیکن فقہا کی یہ رائے (کہ ہر مرتد کی سزا قتل ہے) محل نظر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم (کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کرے، اُسے قتل کردو) تو بے شک ثابت ہے مگر ہمارے نزدیک یہ کوئی حکم عام نہ تھا، بلکہ صرف انہی لوگوں کے ساتھ خاص تھا جن میں آپ کی بعثت ہوئی اور جن کے لئے قرآن مجید میں اُمیین یا مشرکین کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔'' (برہان: ص ۱۴۰، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

㉗ ''سورۂ نور میں زنا کے عام مرتکبین کے لئے ایک متعین سزا ہمیشہ کے لئے مقرر کردی گئی۔ زانی مرد ہو یا عورت، اس کا جرم اگر ثابت ہوجائے تو اس کی پاداش میں اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔'' (میزان: ص ۲۹۹-۳۰۰، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

㉘ ''قطع ید کی یہ سزا 'جزاءً بما کسبا نکالا من اللہ' ہے۔ لہٰذا مجرم کو دوسروں کے لئے عبرت بنا دینے میں عمل اور پاداشِ عمل کی مناسبت جس طرح یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے، اسی طرح یہ تقاضا بھی کرتی ہے کہ اس کا دایاں ہاتھ ہی کاٹا جائے۔''

(میزان: ص ۳۰۶، ۳۰۷، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۲۹ شراب نوشی پر کوئی شرعی سزا نہیں ہے۔	۲۹ شراب نوشی کی شرعی سزا ہے جو اجماع کی رو سے ۸۰ کوڑے مقرر ہے۔
۳۰ عورت کی گواہی حدود کے جرائم میں بھی معتبر ہے۔	۳۰ حدود کے جرائم میں عورت کی شہادت مرد کی طرح نہیں بلکہ قرائن میں شامل ہے۔
۳۱ صرف عہد نبویؐ کے عرب مشرکین اور یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے وارث نہیں ہو سکتے۔	۳۱ کسی زمانہ کا کوئی کافر کسی مسلمان کا کبھی وارث نہیں ہوسکتا۔

۲۹ (الف) ''یہ بالکل قطعی ہے کہ حضور ﷺ نے اگر شراب نوشی کے مجرموں کو پٹوا دیا تو شارع کی حیثیت سے نہیں، بلکہ مسلمانوں کے حکمران کی حیثیت سے پٹوایا اور آپ کے بعد آپ کے خلفا نے بھی ان کے لئے چالیس کوڑے اور اسی کوڑے کی یہ سزائیں اسی حیثیت سے مقرر کی ہیں۔ چنانچہ ہم پورے اطمینان کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ یہ کوئی حد نہیں، بلکہ محض تعزیر ہے جسے مسلمانوں کا نظم اجتماعی، اگر چاہے تو برقرار رکھ سکتا اور چاہے تو اپنے حالات کے لحاظ سے اس میں تغیر و تبدل کر سکتا ہے۔'' (برہان: ص ۱۳۹، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

(ب) ''یہ (شراب نوشی پر ۸۰ کوڑوں کی سزا) شریعت ہرگز نہیں ہوسکتی۔''

(برہان: ص ۱۳۸، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

۳۰ حدود کے جرائم ہوں یا ان کے علاوہ کسی جرم کی شہادت، ہمارے نزدیک یہ قاضی کی صوابدید پر ہے کہ وہ کس کی گواہی قبول کرتا ہے اور کس کی گواہی قبول نہیں کرتا۔ اس میں عورت اور مرد کی تخصیص نہیں ہے۔'' (برہان: ص ۲۷، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

۳۱ ''نبی ﷺ نے اسی (قرابتِ نافعہ) کے پیش نظر جزیرہ نمائے عرب کے مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے بارے میں فرمایا:

«لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم» (بخاری: رقم ۶۷۶۴)

''نہ مسلمان ان میں سے کسی کافر کے وارث ہوں گے اور نہ یہ کافر کسی مسلمان کے۔''

یعنی اتمامِ حجت کے بعد جب یہ منکرین حق خدا اور مسلمانوں کے کھلے دشمن بن کر سامنے آ گئے ہیں تو اس کے لازمی نتیجے کے طور پر قرابت کی منفعت بھی ان کے اور مسلمانوں کے

(۳۲) اگر میت کی اولاد میں صرف بیٹیاں وارث ہوں تو اُن کو والدین یا بیوی شوہر کے حصوں سے بچے ہوئے ترکے کا دو تہائی حصہ ملے گا	(۳۲) میت کی اولاد میں صرف بیٹیاں ہی ہوں تو ان کو کل ترکے کا دو تہائی حصہ دیا جائے گا۔
(۳۳) سور کی کھال اور چربی وغیرہ کی تجارت اور ان کا استعمال ممنوع نہیں۔	(۳۳) سور نجس العین ہے لہٰذا اس کی کھال اور اجزاے بدن کا استعمال اور تجارت جمہور کے نزدیک حرام ہے۔

درمیان ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئی۔ چنانچہ یہ اب آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔'' (میزان: ص ۱۷۱، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء، لاہور)

(۳۲) (الف) ''اولاد میں دو یا دو سے زائد لڑکیاں ہی ہوں تو اُنہیں بچے ہوئے ترکے کا دو تہائی دیا جائے گا۔'' (میزان، حصہ اوّل، ص ۷۰، طبع مئی ۱۹۸۵ء)

(ب) ''وہ سب (والدین اور زوجین کے حصے) لازماً پہلے دیئے جائیں گے اور اس کے بعد جو کچھ بچے گا، صرف وہی اولاد میں تقسیم ہوگا۔ لڑکے اگر تنہا ہوں تو اُنہیں بھی یہی ملے گا اور لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہوں تو ان کے لئے بھی یہی قاعدہ ہوگا۔ اسی طرح میت کی اولاد میں اگر تنہا لڑکیاں ہی ہوں تو اُنہیں بھی اس بچے ہوئے ترکے ہی کا دو تہائی یا آدھا دیا جائے گا، ان کے حصے پورے ترکے میں سے کسی حال میں ادا نہ ہوں گے۔''
(میزان: ص ۱۶۸، طبع اپریل ۲۰۰۲ء)

(۳۳) (الف) ''اُن علاقوں میں جہاں سور کا گوشت بطورِ خوراک استعمال نہیں کیا جاتا، وہاں اس کی کھال اور دوسرے جسمانی اجزا کو تجارت اور دوسرے مقاصد کے لئے استعمال کرنا ممنوع قرار نہیں دیا جاسکتا۔ (ماہنامہ 'اشراق': اکتوبر ۱۹۹۸ء، ص ۷۹)

(ب) ''یہ سب چیزیں (خون، مردار، سوٴر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ) جس طرح کہ قرآن کی ان آیات سے واضح ہے، صرف خورد ونوش کے لئے حرام ہیں۔ رہے ان کے دوسرے استعمالات تو وہ بالکل جائز ہیں۔ (میزان، ص ۳۲۰، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۳۴ عورت کیلئے دوپٹہ پہننا شرعی حکم نہیں۔	۳۴ عورت کیلئے دوپٹہ اور اوڑھنی پہننے کا حکم قرآن کی سورۃ النور:۳۱ سے ثابت ہے۔
۳۵ کھانے کی صرف چار چیزیں ہی حرام ہیں: خون، مردار، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ۔	۳۵ ان کے علاوہ کھانے کی بہت سی اور چیزیں بھی حرام ہیں جیسے کتے، درندوں، شکاری پرندوں اور پالتو گدھے کا گوشت وغیرہ
۳۶ کئی انبیا قتل ہوئے ہیں مگر کوئی رسول کبھی قتل نہیں ہوا۔	۳۶ از روئے قرآن بہت سے نبیوں اور رسولوں دونوں کو قتل کیا گیا۔

---

۳۴ ''دوپٹہ ہمارے ہاں مسلمانوں کی تہذیبی روایت ہے، اس بارے میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔ دوپٹے کو اس لحاظ سے پیش کرنا کہ یہ شرعی حکم ہے، اس کا کوئی جواز نہیں۔''

(ماہنامہ اشراق: شمارہ مئی ۲۰۰۲ء، ص ۴۷)

۳۵ ''اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کے ذریعے اسے (انسان کو) بتایا کہ سوٴر، خون، مردار اور خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کئے گئے جانور بھی کھانے کے لئے پاک نہیں ہیں اور انسان کو ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اس معاملے میں شریعت کا موضوع اصلاً یہ چار ہی چیزیں ہیں۔ قرآن نے بعض جگہ ﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ﴾ اور بعض جگہ 'اِنَّمَا' کے الفاظ میں پورے حصر کے ساتھ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف یہی چار چیزیں حرام قرار دی ہیں۔'' (میزان: ص ۳۱۱، طبع اپریل ۲۰۰۲ء)

۳۶ ''اللہ تعالیٰ ان (رسولوں) کو کسی حال میں ان کا تکذیب کرنے والوں کے حوالے نہیں کرتا۔ نبیوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی قوم ان کی تکذیب ہی نہیں کرتی، بارہا ان کے قتل کے درپے ہو جاتی ہے اور ایسا بھی ہوا ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو جاتی ہے...لیکن قرآن ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولوں کے معاملے میں اللہ کا قانون مختلف ہے۔''

(میزان: حصہ اوّل، ص ۲۱، مطبوعہ ۱۹۸۵ء)

۳۸ یاجوج ماجوج اور دجال سے مراد مغربی اقوام ہیں۔	۳۸ یاجوج ماجوج اور دجال قربِ قیامت کی دو الگ الگ نشانیاں ہیں۔ احادیث کی رُو سے دجال ایک یہودی شخص ہوگا جو دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔
۳۹ جہاد و قتال کے بارے میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔	۳۹ جہاد و قتال ایک شرعی فریضہ ہے۔

۳۷ (الف) ''حضرت مسیحؑ کو یہود نے صلیب پر چڑھانے کا فیصلہ کرلیا تو فرشتوں نے اُن کی روح ہی قبض نہیں کی، اُن کا جسم بھی اُٹھا لے گئے کہ مبادا یہ سرپھری قوم اس کی توہین کرے۔'' (میزان: حصہ اوّل، ص۲۲، مطبوعہ ۱۹۸۵ء)

(ب) مسیح علیہ السلام کو جسم و روح کے ساتھ قبض کر لینے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا، جب اللہ نے کہا: اے عیسیٰ! میں تجھے قبض کر لینے والا ہوں......''

(میزان: حصہ اوّل، ص۲۳، ۲۴، مطبوعہ ۱۹۸۵ء)

۳۸ ''ہمارا نقطۂ نظر یہ ہے کہ نبی ﷺ نے قیامت کے قریب یاجوج ماجوج ہی کے خروج کو دجال سے تعبیر کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یاجوج ماجوج کی اولاد یہ مغربی اقوام، عظیم فریب پر مبنی فکر و فلسفہ کی علمبردار ہیں اور اسی سبب سے نبی ﷺ نے اُنہیں دجال (عظیم فریب کار) قرار دیا ہے۔ روایات میں دجال کی ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ اس کی ایک آنکھ خراب ہوگی۔ یہ بھی درحقیقت مغربی اقوام کی انسان کے روحانی پہلو سے پہلوتہی اور صرف مادّی پہلو کی جانب جھکاؤ کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا بھی غالباً مغربی اقوام کے سیاسی عروج ہی کے لئے کنایہ ہے۔'' (ماہنامہ اشراق: جنوری ۱۹۹۶ء، ص۶۱)

⑩ کافروں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم اب باقی نہیں رہا اور اب مفتوح کافروں سے جزیہ نہیں لیا جا سکتا۔	⑩ کفار کے خلاف جہاد کا حکم ہمیشہ کے لئے ہے اور مفتوح کفار (ذمیوں) سے جزیہ (ٹیکس) لیا جا سکتا ہے۔

غامدی صاحب کے چند مزید اجتہادات

① عورت مردوں کی امامت کرا سکتی ہے۔ (دیکھئے: ماہنامہ 'اشراق': مئی ۲۰۰۵ء،ص ۳۵ تا ۴۶)

② عورت نکاح خوان بن سکتی ہے۔ جناب جاوید احمد غامدی نے، اس سوال کے جواب میں کہ کیا کوئی عورت نکاح پڑھا سکتی ہے؟ فرمایا:

''جی ہاں! بالکل پڑھا سکتی ہے......الخ'' (www.ghamidi.org)

③ مرد اور عورتیں برابر کھڑے ہوکر باجماعت یا انفرادی دونوں طرح سے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ غامدی صاحب کے ایک شاگرد سکالر سے سوال کیا گیا، کیا مرد اور عورت اکٹھے کھڑے ہوکر باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں؟ تو اس کا یہ جواب دیا گیا:

''مرد اور عورت کھڑے ہوکر باجماعت یا انفرادی، دونوں طرح سے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس سے دونوں کی نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا......الخ''

(www.urdu.understanding-islam.org)

④ اجنبی مردوں کے سامنے عورت بغیر چادر اوڑھے یا بغیر دوپٹہ یا اوڑھنی سر پر لئے آ جا سکتی ہے۔

⑤ رقص و سرود جائز ہے۔ 'اشراق' کے نائب مدیر سید منظور الحسن اپنے مضمون 'اسلام اور موسیقی' جو 'جاوید غامدی کے افادات' پر مبنی ہے، میں لکھتے ہیں:

''موسیقی انسانی فطرت کا جائز اظہار ہے، اس لئے اس کے مباح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔'' ......''ماہر فن مغنیہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا گانا سنانے کی خواہش

㊴ ''اُنہیں (نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کو) قتال کا جو حکم دیا گیا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانون اتمامِ حجت سے ہے۔'' (میزان: ص ۲۶۴، طبع اپریل ۲۰۰۲ء، لاہور)

㊵ ''یہ بالکل قطعی ہے کہ منکرین حق (کافروں) کے خلاف جنگ اور اس کے نتیجے میں مفتوحین پر جزیہ عائد کر کے اُنہیں محکوم اور زیردست بنا کر رکھنے کا حق اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے۔''

(میزان: ص ۲۷۰، طبع اپریل ۲۰۰۲ء، لاہور)

ظاہر کی تو آپ نے سیدہ عائشہؓ کو اس کا گانا سنوایا، سیدہ عائشہ حضورؐ کے شانے پر سر رکھ کر بہت دیر تک گانا سنتی اور رقص دیکھتی رہیں۔'' (اشراق بابت مارچ ۲۰۰۴ء، ص ۸ و ۱۹)

٦ جاندار چیزوں کی تصویریں بنانا جائز ہے۔ ادارہ 'المورد' کے ریسرچ سکالر جناب محمد رفیع مفتی اپنی کتاب 'تصویر کا مسئلہ' میں لکھتے ہیں:

''......لیکن فی نفسہٖ تصویر کے بارے میں کسی اعتراض کی کیونکر گنجائش ہوسکتی ہے، جب کہ خدا اور اس کے رسول نے اُنہیں جائز رکھا ہو؟'' ('تصویر کا مسئلہ'، ص ۳۰)

٧ مردوں کے لئے داڑھی رکھنا دین کی رُو سے ضروری نہیں۔ جیسا کہ المورد کے ایک ریسرچ سکالر لکھتے ہیں:

''عام طور پر اہل علم داڑھی رکھنا دینی لحاظ سے ضروری قرار دیتے ہیں، تاہم ہمارے نزدیک داڑھی رکھنے کا حکم دین میں کہیں بیان نہیں ہوا، لہٰذا دین کی رو سے داڑھی رکھنا ضروری نہیں۔''

(www.urdu.understanding-islam.org)

٨ ہندو مشرک نہیں ہیں۔ چنانچہ غامدی صاحب کے ایک شاگرد ''کیا ہندو مشرک ہیں؟'' کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

''ہمارے نزدیک مشرک وہ شخص ہے جس نے شرک کی حقیقت واضح ہو جانے کے بعد بھی شرک ہی کو بطور دین اپنا رکھا ہو۔ چونکہ اب کسی ہندو کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے شرک کی حقیقت واضح ہو جانے کے بعد بھی شرک ہی کو بطور دین اپنا رکھا ہے، لہٰذا اسے مشرک نہیں قرار دیا جا سکتا ہے......الخ''

(www.urdu.understanding-islam.org)

٩ مسلمان لڑکی کی شادی غیر مسلم لڑکے سے جائز ہے۔ حلقہ غامدی کے ایک صاحب لکھتے ہیں:

''ہماری رائے میں غیر مسلم کے ساتھ شادی کو ممنوع یا حرام قرار نہیں دیا جا سکتا۔''

(www.urdu.understanding-islam.org)

١٠ ہم جنس پرستی ایک فطری چیز ہے، اس لئے جائز ہے۔'المورد' کے انگریزی مجلّہ رینی ساں کے شمارہٴ اگست ۲۰۰۵ء میں اس موضوع پر ایک مکمل مضمون شائع کیا گیا ہے۔

١١ اگر بغیر سود کے قرضہ نہ ملتا ہو تو سود پر قرضہ لے کر گھر بنانا جائز اور حلال ہے۔

١٢ قیامت کے قریب کوئی امام مہدی نہیں آئے گا۔ (ماہنامہ اشراق: جنوری ۱۹۹۶ء، ص ۶۰)

⑬ افغانستان اور عراق پر امریکہ حملے جائز اور درست ہیں۔
⑭ اسامہ بن لادن اور ملا عمر، دونوں انتہا پسند اور دہشت گرد ہیں۔ ان کا موقف شرعی طور پر درست نہیں ہے۔
⑮ مسجد ِاقصیٰ پر مسلمانوں کا نہیں، یہودیوں کا حق ہے۔جیسا کہ یہ بحث 'محدث' میں تفصیل سے شائع ہو رہی ہے۔
⑯ حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا انکار وغیرہ وغیرہ (ماہنامہ اشراق: جنوری ۱۹۹۶ء، ص ۶۰)

علوم وفنون، افکار ونظریات اور تنظیموں وتحریکوں کے مرکز 'لاہور' میں عظیم الشان اسلامی لائبریری

المكتبة الرحمانية

اساتذہ، محققین اور اعلیٰ تعلیم کے طلبہ کی علمی ضروریات کا اہم مرکز ومرجع

- لائبریری میں ہمہ نوعیت کے موضوعات پر پچیس ہزار علمی و دینی کتابیں موجود ہیں۔
- لائبریری کا نظام معروف بین الاقوامی معیار DDC سکیم کے تحت مرتب کیا گیا ہے۔
- کارڈ کیٹلاگ سسٹم کی مدد سے مطلوبہ کتاب تک فوری رسائی ممکن ہے۔
- کتابوں تک رہنمائی ورسائی کیلئے علمی شخصیات اور فاضل انچارج کی خدمات حاصل ہیں۔
- جملہ اہم اُردو وعربی تفاسیر اور علومِ تفسیر سے متعلقہ تمام نمایاں کتب موجود ہیں۔
- حدیث، علومِ حدیث اور شروحاتِ احادیث پر مشتمل اکثر وبیشتر مراجع ومصادر میسر ہیں۔
- فقہی مذاہبِ خمسہ کی اُمہات الکتب اور جدید فقہی موضوعات پر مستند ذخیرہ مہیا کیا گیا ہے۔
- اسلامی سیاسیات واقتصادیات اور عمرانیات وغیرہ سے متعلقہ بیش بہا خزانہ دستیاب ہے۔
- اسلامی قانون سے متعلقہ جملہ اہم پہلوؤں پر اَسلاف کا نادر علمی ورثہ قدیم و جدید تحقیقات کے ساتھ لائبریری کی اہمیت کو دو چند کر دیتا ہے۔
- عرب سے تحقیق وتخریج کے ساتھ شائع ہونیوالا اہم علمی سرمایہ بھی شامل ہوتا رہتا ہے۔
- لائبریری میں مسجد کا انتظام ہے اور فوٹو کاپی کروانے کی سہولت بھی دی جاتی ہے۔
- Ph.D وغیرہ محققین کے لئے علمی رہنمائی اور مشاورت

اوقات: صبح ۹ تا ۶ بجے (چھٹی بروز جمعہ) ◉ ائیر کنڈیشنڈ ہال اور مستقل نشستیں

بمقام: **ادارہ محدث** ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن، لاہور فون: 5866476 (لائبریرین: محمد اصغر)